REGD. No. L. 5259

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۷/۱۲ | ۸ شہادۃ ۱۳۳۷ھش | ۸ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ÷

عراق اور سعودی عرب کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے کی کوشش

حکومتِ لبنان کی خدمات حاصل کرنے کے لئے توفیق سویدی بیروت پہنچ گئے

بیروت ۷ اپریل۔ اخبار "اورینٹ" نے یہ رپورٹ شائع کی ہے۔ کہ عراق کے ایک سابق وزیر اعظم توفیق سویدی گزشتہ تین روز سے بیروت میں مقیم ہیں انہیں یہ ہدایات ملی ہیں۔ کہ وہ عراق اور سعودی عرب میں مصالحت کرانے کے لئے لبنان کو بیچ میں پڑنے پر آمادہ کریں۔ اورینٹ کی اطلاع کے مطابق بغداد میں یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا تھا۔ کہ سعودی عرب میں امیر فیصل کا اقتدار سعودی عرب کو متحدہ عرب جمہوریہ سے وابستہ کرنے پر منتج ہوگا۔ چنانچہ اسی اندیشہ کے پیش نظر سویدی کو بیروت بھیجا گیا ہے۔ تاہم بیروت میں سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ عراقی حکومت کے اندیشے غلط ہیں۔ اور سعودی عرب حسب سابق قاہرہ اور بغداد کے درمیان اپنی غیر جانبدارانہ پوزیشن برقرار رکھے گا کل بعض اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی تھیں۔ کہ سعودی عرب نے عراق کے حلیف اردن کی مالی امداد کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ لیکن عمان میں سرکاری حلقوں نے آج بتایا کہ حکومت اردن کو ابھی تک کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

دریں اثناء ریاض سے بیروت پہنچنے والے سیاحوں نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ شاہ سعود قریب قریب ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ وہ معدودے چند لوگوں سے ملتے ہیں۔ اور امیر فیصل سے ان کی چند ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ چنانچہ عین ممکن ہے کہ ماہ رمضان ختم ہونے سے پہلے سعودی عرب کی پالیسیوں میں کسی بڑی تبدیلی کا اعلان کر دیا جائے ÷

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں حضور ایدہ اللہ العزیز کی صحت یابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

کراچی میں مکرم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب کا خطبہ جمعہ

کراچی (بذریعہ تار) مکرم عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ

مکرم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے گزشتہ جمعہ کے روز خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ بالخصوص رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا حضور کی راہ نمائی میں ہمیں خدمت اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملتی چلی جائے۔ اور بالآخر اسلام دنیا میں پورے طور پر غالب آ جائے۔ آمین اللھم آمین

آپ نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی دعائیں تمام تر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے وقف کر دیں۔ اور صدقات بھی دیں۔ بعد میں صدقہ کے لئے ایک بڑی رقم جمع کی گئی۔ اور چار بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے

ــ اخبارِ احمدیہ ــ

ربوہ ۷ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سارا دن شدید سر درد اور متلی کی تکلیف رہی۔ جس کے ساتھ کچھ سانس کی بھی تکلیف تھی۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ÷

مبلغ سیلون مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر

بروز منگل ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں

مبلغ سیلون مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کل مورخہ ۸ اپریل بروز منگل بوقت شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جماعت بوقت مقررہ پر اسٹیشن پہنچکر آپ کے استقبال میں شریک ہوں ÷

(وکالت تبشیر ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

کے طلباء کے لئے ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۵ اپریل سے باقاعدہ کھل چکا ہے۔ پہلے میٹرک کلاس صبح چھ بجے سے آٹھ بجے تک پڑھتی ہے۔ بعد میں آٹھ بجے باقی کلاسز کا وقت شروع ہوتا ہے۔ احباب بچوں کو فوراً بھجوائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

انقرہ ۷ اپریل۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ مسٹر زورلو نے کہا ہے کہ ہم نیٹو کے احکام پر اپنے علاقے میں امریکی میزائلز چلانے کے اڈے قائم کرنے کی اجازت دے دینگے ÷

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ اپریل

فضل عمر ہسپتال

ربوہ کی مقدس بستی جہاں روحانی صحت کا مرکز ہے۔ وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق بھی عطا ہوئی ہے۔ کہ یہاں اس نے جسمانی صحت کا مرکز بھی قائم کیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال نہ صرف اردگرد کے علاقہ میں بلکہ ضلع جھنگ میں واحد شفاخانہ ہے۔ جہاں سے روزانہ بلا امتیاز مذہب وملت ڈھائی تین سو مریض مفت علاج کرواتے اور مفت دوائیں حاصل کرتے ہیں

جب آزادیٔ ملک کے وقت ہمیں اپنے مرکز قادیان سے ہجرت کرنی پڑی تو ہمیں اپنے اداروں کو بھی جو وہاں ہم نے قائم کر رکھے تھے۔ اور جو تمام سازو سامان سے لیس تھے چھوڑنے پڑے۔ انہی اداروں میں سے ہسپتال بھی تھا۔ پاکستان میں آکر ہمیں اس کے عوض کوئی ڈسپنسری الاٹ نہ ہوئی۔ لاہور میں قیام کے دوران میں ہم نے نہایت بے سروسامانی کے ساتھ شفاخانہ کا کام جاری رکھا۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے جب ہم پر فضل کیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزمی کے طفیل ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تو اول اول ہمیں ایک کچی عمارت میں ہسپتال بنانا پڑا۔ جو خدا کے فضل سے دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔

۲۰ فروری سنہ ۱۹۵۶ء کو ہسپتال کی موجودہ نئی عمارت کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رکھا اور آج خدا کے فضل سے عمارت کا کچھ حصہ تکمیل پا چکا ہے۔ ہسپتال کے فی الحال آٹھ بلاک زیر تجویز ہیں۔ جن میں سے دو بلاک تکمیل پا چکے ہیں۔ اور تیسرا بلاک زیر تعمیر ہے۔ لیبر روم اور اپریشن روم زیر تعمیر ہیں۔ جو انشاء اللہ جلد تکمیل پا جائیں گے۔ آؤٹ ڈور پیشنٹ کا پورا حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ لیبارٹری اور ایکس رے کے شعبوں کی عمارت تیار ہو چکی ہے۔ ایکس رے کی مشینری کی درآمد کے لئے درخواست دی جا چکی ہے۔ فی الحال ان ڈور پیشنٹ کے لئے ۴۲ بستروں کا انتظام مکمل ہو چکا ہے۔ عمارت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ایک معقول رقم عطا فرمائی۔ اسکے علاوہ صوبائی حکومت نے بھی قابل قدر امداد دی ہے۔ اور جماعت کے مخیر احباب نے بھی اس کار خیر میں دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس میں جتنا روپیہ بھی صرف ہو تھوڑا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جب یہ ہسپتال مکمل ہو گیا۔ تو انشاء اللہ تمام علاقے کی ضروریات پوری کر سکے گا تاہم تکمیل کے لئے ابھی بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ عمارت اور سامان کی بہم رسانی کا کام تو جاری ہے مگر روپیہ اس رفتار سے موصول نہیں ہو رہا۔ جس رفتار سے یہ کام خواہاں ہے۔ اس میں معلوم ہوا ہے کہ بہت سے دوستوں نے ابھی اپنے وعدے ایفا نہیں کئے۔ ہم ان دوستوں اور دیگر احباب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ جن دوستوں نے وعدے کر رکھے ہیں چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے وعدے ایفاء کریں۔ اور جنہوں نے وعدے نہیں کئے حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ہسپتال بے شک بظاہر جسمانی صحت کے لئے ہے مگر اسکا روحانی صحت کے ساتھ بھی چولی دامن کا تعلق ہے۔ روح اور جسم ایک ہی کل کے دو اجزاء ہیں۔ دونو اجزاء ساتھ ساتھ ہی نشوونما پا کر صحت مند انسانیت کی بنیاد مستحکم کرتے ہیں۔ مزید برآں ہسپتال خدمت خلق کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے امداد دینا مستلزم کار ثواب ہے۔ امید ہے کہ مخیر احباب اس میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اپنی اس روایت کو کہ جماعت احمدیہ جس کام میں ہاتھ ڈالتی ہے اس کو مکمل کر کے چھوڑتی ہے مجروح نہیں ہونے دیں گے۔ اللّٰھم زد فزد۔

وحی اور نبوت

(۲)

مولانا کے جواب میں غیر شعور اور شعور کا یہی تصادم آخر تک اثر انداز رہتا ہے اور آپ اپنے شعور کو غیر شعور پر غالب کرنے کے لئے آگے فرماتے ہیں:۔

"حضرت عائشہ رض کے قول سے جو آپ نے نقل کیا ہے آپ کی مطلب براری نہیں ہوتی۔ وہ قول بھی یہی بتا رہا ہے کہ صحابہ بلا استثنےٰ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کو ہم معنی سمجھتے ہیں۔ یعنے آخری نبی کے معنوں میں سمجھتے ہیں۔ حضرت عائشہ رض کے قول قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ سے نہ ہمارے قادیانی دوستوں کی نفی آخریت نکلتی ہے نہ آپ کا اختتام دورِ وحی اور آغاز دورِ عقل نکلتا ہے۔ ام المومنین کو چونکہ فہم قرآن میں اللہ تعالےٰ سے ایک باریک نگاہ عطا ہوئی تھی اسلئے آپ نے قرآنی الفاظ کا استعمال زیادہ قرین احتیاط سمجھا۔"

مولانا کا مطلب یہ ہے کہ خاتم الانبیاء اور لا نبی بعدی کے معنی تو ایک ہی ہیں لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یونہی "بلا وجہ" دونوں میں امتیاز کا شبہ پیدا کر دیا۔ اللہ اللہ انسان جب ہٹ دھرمی پر آتا ہے تو کیا کچھ نہیں کہہ جاتا۔ اگر "خاتم النبیین" اور "لا نبی بعدی" صحابہ رض کے نزدیک اسی طرح ہم معنی لفظ تھے جس طرح آپ سمجھتے ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں تھا تو کیا آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نعوذ باللہ "فضول گوئی" کا الزام عائد نہیں کرتے؟۔ اور وہ بھی صحابہ کرام کے سامنے؟ بندہ پرور بیشک یہ دونوں ایک طرح سے واقعی ہم معنی ہیں۔ کیونکہ "لا نبی بعدی" کے وہ معنی بھی ہیں جو خاتم النبیین کے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اگرچہ آپکے فیض سے مقام نبوت حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا تشریح فرمائی ہے۔ لیکن عربی زبان میں بعد کا لفظ بعض اوقات من بعدی کے معنوں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے جو تاخر زمانی کا مفہوم رکھتا ہے۔ بیشک یہ ایک باریک فرق ہے لیکن بعد میں آنے والی نسلیں جیسا کہ واقعۃً حضرت عائشہ رض کی اس ہدایت کو نظر انداز کرنے سے ہوا بھی، لا نبی بعدی کے معنی اس معنی میں انقطاع نبوت لینے کا امکان تھا جس معنی میں آپ لیتے ہیں۔ یعنی امتی نبی کو اللہ تعالےٰ بھی نبی کہہ دے پھر بھی وہ نبی نہیں۔ اور "میں نہ مانوں" کی رٹ لگاتے چلے جایئے۔

اس صحبت میں ہم مولنا سے آخر میں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ

مولنا! قرآن کریم کا معجزہ ملاحظہ فرمایا آپ نے؟

آپ کی شاید دلی خواہش یہ تھی کہ آپ خاتم النبیین م کے بعد صرف "وحی ولایت" کا اجراء ثابت کریں لیکن قرآن کریم کے طاقتور ہاتھ نے آپ کا قلم پکڑ کر آپ سے "اجرائے نبوت" لکھوا دیا ہے۔

اگر آپ اب بھی نہ سمجھے ہوں تو دوسرے الفاظ میں سن لیجئے۔

ملک محمد جعفر خاں "دورِ وحی" سے "دورِ وحی نبوت" یا ایک لفظ میں "دورِ نبوت" مراد لیتے ہیں۔ اور اس کے انقطاع کے لئے ہی خاتم النبیین کو حد سمجھتے ہیں۔ اور آپ اس کے مقابلہ میں قرآن کریم کے حوالہ سے یہ ثابت کر گئے ہیں۔ کہ "نبوت محض منوانے سے تو سارا قرآن بھرا ہے"۔ مگر حیرت ہے کہ ایسے انقلاب انگیز تصور کے متعلق دو لفظ (خاتم النبیین) پر اکتفا کی گئی۔ اور سارے قرآن میں کہیں بھی صراحتہً چھوڑ اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ذکر نہیں کہ اس اعلان کے ساتھ انسانیت ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے جس دور میں کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔

اخبار "پاک کشمیر" راولپنڈی پر مبلغ ۲۵۰/- روپیہ کی ڈگری

کچھ عرصہ ہوا اخبار پاک کشمیر راولپنڈی نے اپنی ایک اشاعت میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طرف منسوب کرکے ایک خط شائع کیا۔ اور پھر اسی خط کو مدنظر رکھ کر کئی قسم کے الزامات صاحبزادہ صاحب موصوف پر عائد کئے۔ ازاں بعد دوسرے اخبارات مثلاً تسنیم (لاہور) نوائے پاکستان (لاہور) کوہستان (لاہور)۔ کوہستان (راولپنڈی) نے بھی مذکورہ بالا خط کی بناء پر بہت کچھ زہر اگلا اور حاشیہ آرائی کی۔

امر واقعہ یہ تھا کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے خط مذکور نہیں لکھا تھا اور یہ خط سراسر جعلی اور فرضی تھا۔ اور اس پر حاشیہ آرائی بنائے فاسد علی الفاسد تھی۔

اس قسم کا جھوٹا پراپگنڈا جو بعض اوقات جماعت احمدیہ کے خلاف کیا جاتا ہے اس کی حقیقت اس فیصلہ سے ظاہر ہوتی ہے جو حال ہی میں ایڈمنسٹریٹو سول جج صاحب جھنگ کی عدالت سے ہوا ہے۔ ہم فیصلہ مذکورہ جو انگریزی میں ہے چند اقتباس کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں۔ مقدمہ کا عنوان حسب ذیل ہے:۔

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن، پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ مدعی

بنام

مسٹر محمد فیاض عباسی ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر اخبار پاک کشمیر راولپنڈی و مسٹر عنایت اللہ ولد محبوب عالم پروپرائٹر کوہستان پریس راولپنڈی — مدعا علیہم

دعویٰ وصولی ۲۵۰/- روپیہ بابت ہرجانہ ازالہ حیثیت عرفی۔

(عرضی دعویٰ اور اخبار پاک کشمیر میں مطبوعہ خط اور اس کے متعلق اخبار مذکور کی مخالفانہ تنقید اور الزامات کا ذکر کرکے عدالت کی مندرجہ ذیل قرارداد) دیں واضح اور روشن ہیں:۔

"بیانات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مدعا علیہم نے مدعی کی تحقیر، توہین اور تضحیک کی کوشش انتہائی طور پر کی ہے۔ جس سے سوسائٹی میں قابل نفرت سمجھا جائے۔ پس انتہا درجہ کی ہتک عزت کی جانی ظاہر ہے۔"

"شہادت مدعی سے پورے طور پر ثابت ہے کہ جو خبر اخبار نے شائع کی وہ جھوٹ تھی اور کینہ اور بدنیتی پر مبنی تھی۔ اور یہ خبر دوسرے اخبارات میں بھی درج کی گئی۔"

"جہاں تک ہرجانہ کی تعداد اور ذمہ داری کا سوال ہے قانون صاف ہے کہ تمام وہ اشخاص جو ایسی خبر کے چھاپنے میں ممد و معاون ہوں یا چھاپنے کی اجازت دیں وہ اس کی اشاعت کے پورے طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں اور انہیں ایسی ڈیفنس دینے کا حق نہیں ہے کہ وہ مضمون کے ہتک آمیز ہونے سے بے خبر تھے یا یہ کہ ان کا رویہ معقول اور احتیاط آمیز تھا۔ ہرجانہ کی تعداد کے متعلق مسٹر پولک کی کتاب میں درج ہے۔ کہ شریف آدمی کے لئے اس کی عزت اور شہرت جسمانی سلامتی اور آزادی سے کم قیمت نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض حالات میں یہ عزت اور شہرت زندگی سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے اسلئے ہرجانہ کی مقدار اس اصول کو مدنظر رکھ کر مقرر ہونی چاہیئے۔ گو حالات ایسے بھی ہوسکتے ہیں جو ہرجانہ کو کم کرنے والے یا زیادہ کرنے والے ہوں۔ مقدمہ ہذا میں ہرجانہ کو کم کرنے والے حالات مفقود ہیں اور اس کو زیادہ کرنے والے حالات کثیر ہیں۔ روئداد میں کوئی بات نہیں پائی جاتی جس سے ثابت ہو کہ مدعا علیہم کیلئے کوئی وجہ جواز تھی یا ان کی بدنیتی نہیں تھی یا انہوں نے کوئی معذرت پیش کی۔ یا یہ کہ مدعی کی طرف سے کسی قسم کا سبب پیدا کیا گیا۔ بلکہ اس کے برعکس ظاہر ہے کہ مدعی کے متعلق بدزبانی اختیار کی گئی اور شدید قسم کے الزام لگائے گئے اور دیدہ و دانستہ بدنیتی سے اعلانیہ مدعی کی ہتک کی گئی۔ شہادت سے ثابت ہے کہ مدعی ایک اعلیٰ رتبہ کا آدمی ہے اور ایک باحیثیت گھرانے کا فرد ہے ہتک عزت ایک اخبار کے ذریعہ کی گئی جس کی وسیع اشاعت ہوئی اور یہ اشاعت مستقل قسم کی ہے۔"

"لاء آف ٹارٹ" مصنفہ رتن لال ص ۱۲۹ پر حسب ذیل اصول بیان کئے گئے ہیں۔ اخبارات پر وہی قاعدے حاوی ہیں جو دوسرے تنقید کرنے والوں پر عائد ہوتے ہیں۔ اور گو اخبارات کو قدرے وسعت بیان حاصل ہے خاص حقوق حاصل نہیں خواہ ان کو کچھ آزادی بھی دی گئی ہو اخبارات کو کوئی حق نہیں کہ غیر موزوں ریمارک دیں یا کسی شخص کے چلن پر الزامات لگائیں یا اس کے پیشے پر کوئی الزام عائد کریں۔ اخباری تنقید کا دائرہ اسی قدر وسیع ہے جیسا کہ کسی اور مضمون کا اس سے زیادہ نہیں۔ گو اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اپنے ناظرین کی دلچسپی کیلئے ہر قسم کی خبر شائع کریں۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر وہ چیز جو پبلک کی دلچسپی کا موجب ہو وہ قانون کی زد سے باہر ہو۔ جو صحافی ہتک آمیز اور جھوٹی شکایات شائع کرتا ہے وہ قانون کی زد سے باہر نہیں بلکہ اس پر اس بات کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ غلط بیانیوں سے اجتناب کرے۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ اخبار کے مندرجات کی اشاعت ایک شخص کے اقوال کی اشاعت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور چونکہ ایسی خبر چھپ جاتی ہے اس لئے ناواقف آدمی اکثر اس کی تردید نہیں کرتے۔"

"اگر ہتک آمیز مضمون کسی اخبار میں چھپے تو پروپرائٹر۔ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر سب پر یکجا یا علیحدہ علیحدہ دعویٰ ہوسکتا ہے اور منتشر کہ اشاعت کی صورت میں ہر ایک مدعا علیہ تمام ہرجانہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ پروپرائٹر ہتک آمیز مضمون کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اخبار میں چھپے خواہ یہ اشاعت اس کی غیر حاضری اور بے خبری میں ہوئی ہو یا اس کے منشاء کے خلاف ہوئی ہو۔ اس مقدمہ میں ہتک آمیز مضمون کی نوعیت اور وسعت اشاعت کے پیش نظر اور نیز فریقین کی حیثیت مقدمہ کے ماحول کو دیکھتے ہوئے میں قرار دیتا ہوں کہ مبلغ ۲۵۰/- روپے منصفانہ طریق بلکہ نرم طریق پر مدعی کا حق ہے۔ مندرجہ بالا قراردادوں کی روشنی میں دعویٰ مدعی کی ڈگری معہ خرچہ دی جاتی ہے۔"

۲۸ $\frac{11}{57}$

(غلام مرتضیٰ بار ایٹ لاء وکیل القانون ربوہ)

قرارداد تعزیت بر وفات سیدہ طلعت مرحومہ اہلیہ سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ

واشنگٹن سے آئی ہوئی یہ خبر سن کر کہ سیدہ طلعت صاحبہ پٹس برگ کے ہسپتال میں وفات پاگئی ہیں۔ نہایت رنج اور افسوس ہوا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اس صدمہ عظیمہ پر مرحومہ کے تمام لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سید جواد علی صاحب کو اور مرحومہ کے تمام دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کی یادگار تین سالہ ننھی بچی کا بھی وہ حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عطیہ برائے نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب مل اونر لائلپور نے نصرت انڈسٹریل سکول کیلئے سلائی کی مشین کے واسطے مبلغ چار سو روپیہ عطیہ دیا ہے جزاہا اللہ خیراً۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے اور انہیں لمبی عمر پانے والی ذکی طیب نرینہ اولاد بخشے آمین۔

کلثوم باجوہ
سیکرٹری نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ

روزہ کی برکات اور اسکی حکمتیں

از مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد سابق مبلغ غانا

سولھویں حکمت

روزے ہمیں کھانے پینے اور دنیوی اشغال سے ایک وقت کے لئے آزاد کر دیتے ہیں اور دل ودماغ کو یکرنگی اور یکسوئی اور جذبات کو سکون نصیب کرتے ہیں اور ان فرصت کی گھڑیوں میں انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے اور اپنے اعمال اور اپنی زندگی کے پروگرام پر غور کرنے کا بہترین موقع ملتا ہے۔

پس اس طرح ہم ہر سال رمضان کے مہینہ میں اپنی زندگی کے لئے پورے انہماک اور غور و تدبر سے . . . . پروگرام اور لائحہ عمل تجویز کر سکتے ہیں۔

سترھویں حکمت

رمضان کے روزے رکھ کر تمام دنیا کے مسلمان اجتماعی طور بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کر کے۔ اجتماعیت اور بین الاقوامیت کا سبق سیکھتے ہیں اور تصویری زبان میں اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ کسی بھی مسلمان کی تکلیف اس کی ذاتی تکلیف نہیں بلکہ ہم سب اس میں شریک ہیں اور ہر مسلمان کی تکلیف ہماری مشترکہ تکلیف ہے جسے ہم سب ملکر برداشت کریں گے گویا یہ ممکن نہیں کہ ہمارے کچھ بھائی تو بھوک اور پیاس سے تڑپ رہے ہوں اور ہم طرح طرح کے کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں یا عیش و عشرت اور تنعم کی زندگی میں ہمیں اپنے غریب بھائیوں کا احساس نہ ہو۔ نیز سارے کے سارے مسلمان خواہ وہ کسی بھی ملک یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں ایک ہی خاندان کا حکم رکھتے ہیں پس اگر خاندان کے کسی بھی فرد کو دکھ یا تکلیف پہنچے تو سارے خاندان پر اس کا اثر پڑنا لازمی ہے۔ گویا روزوں نے ہمیں بین الاقوامی برادری اور اخوت کا سبق دے کر تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے دکھ سکھ کا ساتھی بنا دیا۔

اٹھارویں حکمت

روزے ہمیں قناعت اور کفایت شعاری کا سبق بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان سحری کے وقت چند لقمے کھانے اور چند گھونٹ پانی پی لینے کے بعد سارا دن کھانے پینے کی طرف توجہ نہیں کرتا پھر شام کو غروب آفتاب کے وقت کھانا کھاتا ہے۔ گویا کہ روزہ کے ذریعہ ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ اپنی ضروریات کو جتنا بھی ہو سکے کم کیا جاوے اور سادہ زندگی اختیار کی جاوے۔ پھر روزہ لازمی طور پر سگریٹ۔ پان اور نسوار وغیرہ کے استعمال کی عادت کو بھی چھڑائے گا۔ اور کھانے پینے میں تکلفات کو بھی کم کر دیگا علاوہ ازیں ہم روزوں سے یہ بھی سبق سیکھتے ہیں کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد کھانا پینا اور عیش و عشرت نہیں بلکہ ہماری زندگی کا کچھ اور بلند اور بالا مقصد ہے اور ہمارا کھانا پینا تو صرف زندگی کے اعلیٰ مقصد کے لئے زندہ رہنے کی غرض سے ہے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

انیسویں حکمت

اطباء اس امر پر متفق ہیں کہ بہت سی جسمانی بیماریوں کا علاج روزے ہیں۔ چنانچہ آجکل یورپ میں کئی ایسی کتابیں موجود ہیں۔ جن میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بہت سی بیماریوں کا علاج روزوں کے ذریعے کیا جا سکتا ہے . . . .

. . . .

بلکہ بہت سی بیماریاں جن کے لئے کوئی علاج کارگر نہ ہوا آخر روزوں کے ذریعہ ان کا علاج کیا گیا۔ جو نہایت کارگر ثابت ہوا۔ معدہ کو ام الداء یعنی بیماریوں کی جڑ کہا گیا ہے اور زیادہ کھانا پینا بھی انسان کی صحت کی بربادی اور اسکو بہت سی بیماریوں کا شکار بنا دینے کا موجب ہے۔ لہذا اسلام نے سال میں ایک ماہ مقرر کر دیا۔ جس میں مسلمان اجتماعی طور پر اپنی روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج کرلیں اور سال بھر میں جو ردی رطوبتیں اور غیر ضروری مادہ ان کے جسم میں جمع ہو کر تکلیف کا موجب بن سکتا ہے وہ جل جائے اور ان کے معدہ اور دل و دماغ کی اصلاح ہو جائے تاکہ وہ آئندہ اچھے اور نیک کاموں کے لئے اپنے جسم کو تندرست رکھ سکیں۔

بیسویں حکمت

روزہ مسلمانوں کو ریاء اور دکھلاوے سے پاک کر کے مخلص بنانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ روزہ کے علاوہ باقی تمام عبادات میں ریاء اور دکھلاوے کا امکان ہے۔ مگر روزہ میں اس کا امکان نہیں۔ چنانچہ بعض لوگ نماز صرف اس لئے پڑھتے ہیں کہ لوگ انہیں بہت نیک اور نمازی سمجھکر ان کی عزت کریں۔ اور ان کی نماز محض ریاء اور نمود و نمائش ہوتی ہے اور نماز کی حقیقت سے وہ بالکل غافل ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ حج صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے نام کے ساتھ عزت کے طور پر حاجی یا الحاج کا لفظ لکھا جاوے اور بعض لوگ اپنی تجارت کو چمکانے کے لئے اور اپنی دوکان کے بورڈ پر حاجی کا لفظ لکھنے کے لئے حج کو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ محض نمود و نمائش کے لئے بڑی بڑی رقمیں صدقہ خیرات کے طور پر دیتے ہیں لیکن روزہ میں ریاء اور نمود و نمائش کا امکان بہت کم ہے۔ چنانچہ بھوک اور پیاس کی تکلیف ایسی نہیں۔ جو لوگوں کو نظر آسکے۔ پھر روزہ دار سحری کے وقت اٹھتا ہے۔ اور اس وقت گھر کے لوگوں کے سوا باقی لوگ اسے نہیں دیکھ رہے ہوتے الغرض روزہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہماری عبادات نمود و نمائش سے پاک ہونی چاہیئے اور عبادات میں ہماری اصل غرض تقویٰ اور خدا تعالے کی رضا کا حصول ہونا چاہیئے۔

پس روزہ بہت حد تک نمود و نمائش اور ریاء سے پاک ہے اور روزہ کی غرض خدا تعالے کی رضاء کا حصول ہے۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے "کل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لی وانا اجزی به والصيام جنّة" یعنی انسان کا ہر عمل اس کے کسی ذاتی مفاد اور کسی دنیوی غرض کے لئے ہو سکتا ہے۔ مگر روزہ میں اس بات کا امکان نہیں روزہ تو صرف خدا تعالے کی رضاء کے لئے ہی رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی جزاء خود اللہ تعالے ہے اور روزے انسان کے لئے سپر اور ڈھال کا کام دیتے ہیں اور روزہ داروں کو گناہوں سے بچاتے ہیں

اکیسویں حکمت

رمضان کے دنوں میں روزہ رکھکر مسلمانوں کو کثرت کے ساتھ قرآن پاک کے مطالعہ کا موقع ملتا ہے وہی قرآن کہ جس نے دنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیا۔ ہاں وہی قرآن کہ جس نے عرب کی ظلمات کو کافور کر کے دنیا میں روشنی اور نور کو پھیلا دیا اور اہل دنیا کو انتہائی ذلت اور پستی کی حالت سے اٹھا کر بام عروج تک پہنچا دیا چنانچہ عالم اسلام میں رمضان کے دنوں میں قرآن کریم کی مختلف رنگ میں بکثرت تلاوت کی جاتی ہے۔ کہیں تو مسلمان نماز تراویح کے ذریعہ اس کی تلاوت سن رہے ہوتے ہیں اور کہیں از خود اس کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں اور اسلامی دنیا میں قرآن کریم کے درس و تدریس کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا اور کیوں نہ ہو رمضان اور روزوں کا قرآن کریم کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے روزے رکھکر ایک مسلمان اپنے اندر ایک غیر معمولی روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس غرض کے لئے اس کو تقویٰ کی باریک در باریک راہوں پر چلنے کی ضرورت ہے اور لازمی طور پر اسے کامل اور مکمل راہبر کی ضرورت ہے جو اس کو کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اس کی منزل مقصود تک پہنچائے چنانچہ قرآن پاک خدا تعالے نے اسی غرض سے نازل فرمایا ہے کہ وہ سالکین راہ کے لئے مکمل ہدایات اور راہنمائی کا کام دے۔ پس روزہ رکھ کر جب ایک مسلمان کے قلب کو جلاء نصیب ہوتا ہے اور وہ روحانیت کے پر اسرار اور باریک در باریک راستوں پر گامزن ہونے کے لئے ایک رہبر کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو قرآن کریم کو اپنے لئے بہترین ہدایت نامہ پاتا ہے اور قرآن پاک اسے اپنے نفس کی اصلاح اور اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے میں بہت بڑی مدد دیتا ہے۔ گویا روزہ دار کو قرآن پاک سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے اور اس کے مطالب اور معانی اس پر کھلتے ہیں اس میں کیا شک ہے کہ قرآن پاک کو سمجھ لینے اور اس کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے بعد ایک انسان کی کامیابی اور کامرانی میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ پس روزے انسان کو زیادہ سے زیادہ قرآن کا مطالعہ کرنے اور اسکے مطالب اور معانی کو سمجھنے اور اس طرح اس کی دین و دنیا میں کامیابی کو یقینی بنا دینے کا موجب ہو جاتے ہیں۔

الغرض روزہ کے حکم میں بے شمار حکمتیں ہیں اور جوں جوں انسان غور کرتا چلا جاتا ہے اسے روزہ کی بیشمار برکتیں معلوم ہوتی چلی جائیں گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اور علمائے سلسلہ نے روزہ کی بہت سی حکمتیں اور برکتیں بیان فرمائی ہیں انہی سے استفادہ کرتے ہوئے میں ان اکیس حکمتوں کو تحریر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے مجھے اور تمام روزہ داروں کو روزہ کی حکمتیں سمجھنے اور اس کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور جو کسی مجبوری کیوجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں خدا تعالے اپنے فضل سے انکی اس کمی کو پورا فرمادے ۔

اذکروا موتکم بالخیر

ماریشس کے ایک مخلص دوست کی وفات

(از مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ یوگنڈا مغربی افریقہ)

ماریشس سے آمدہ ایک خط سے معلوم ہوتا ہے کہ برادرم مکرم احمد جواہر صاحب جو ماریشس کی جماعت کے ایک سرگرم رکن تھے اچانک بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم احمد جواہر روزہل (ماریشس) کے رہنے والے تھے اور اپنے خاندان میں پہلے نوجوان تھے جو حضرت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم کے زمانہ میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کے احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کے والد اور بعض دوسرے افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم مچھلی کا کاروبار کرتے تھے اور بلاناغہ مارکیٹ سے کاروبار چھوڑ کر مسجد دارالسلام روزہل میں آکر ظہر و عصر کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسری نمازیں بھی باقاعدگی سے جماعت کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ مرحوم میں اور خوبیوں کے علاوہ ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ سلسلہ کے مبلغ کے ساتھ ہمیشہ دل و جان سے تعاون کیا کرتے تھے۔

جب ماریشس میں بعض منافقوں نے سر اٹھایا . . . . اور اپنے چندے بند کرنے شروع کئے۔ تو مرحوم مجھے اپنے گھر لے گئے اور کہنے لگے حافظ صاحب اگر ساری جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مبلغ کو چھوڑ دے اور خدانخواستہ اپنے چندے بند کر دے تو میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔ ان کا جذبہ کتنا قابل قدر تھا کہ وہ خلیفہ وقت کے بھیجے ہوئے مبلغ سے اتنی محبت اور اخلاص کا اظہار کرتے تھے۔ مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے خاص محبت رکھتے تھے اور بسا اوقات حضور کی خدمت میں مجھ سے خط لکھواتے دعا کے لئے عرض کرتے اور کچھ نذرانہ بھی بھیجتے۔

اکثر کہا کرتے کہ جماعت میں داخل ہونے سے پہلے نماز روزہ اور دین کا علم ہی نہ تھا۔ مگر احمدیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام اور قرآن کی محبت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈال دی ہے۔ روزانہ درس حدیث میں شامل ہوتے۔ اور میں نے درس حدیث کے وقت اکثر ان کی آنکھوں کو اشک آلود پایا۔ میں نے ایک روز صلوٰۃ التسبیح والی حدیث سنائی۔ تو اس کے بعد اکثر مجھے بھی ساتھ لے کر سحری کے وقت صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔

چونکہ ماریشس میں بہت کم اردو بولا جاتا ہے اور مرحوم بھی اردو لکھنا پڑھنا کم جانتے تھے۔ مگر تعلیم کے شوق کی وجہ سے دعوۃ الامیر یا کوئی اور کتاب لاتے اور مجھے لے کر بیٹھ جاتے کہ میں پڑھتا ہوں اور آپ اس کی تصحیح کرتے جائیں۔

مرحوم کو تبلیغ کا خاص شوق تھا۔ اکثر مجھے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس لے جاتے اور گھنٹوں تبلیغ کرتے۔ ان کے بعض رشتہ دار باوجود جماعت میں داخل نہ ہونے کے اکثر ہماری مسجد میں آکر نماز پڑھتے اور درسوں میں شامل ہوتے۔ یہ ان کے اخلاص اور تبلیغ کے اثر کی وجہ سے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف کوئی بات نہ سن سکتے۔ اگر کوئی شخص حضور کے خلاف بات کرے تو فوراً جوش میں آجاتے۔ مرحوم کی نیکی اور دینداری کا ان کے غیر احمدی رشتہ داروں پر بہت اثر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ ان کی عزت کرتے اور ہمیشہ ان سے اپنے کاموں میں مشورے لیا کرتے تھے۔ مرحوم ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے کہا کرتے تھے کہ جب میں تم میں تھا تو مجھے نماز روزہ کا علم بھی نہ تھا۔ مگر احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے نمازی بنا دیا اور تم لوگ سب بے نماز اور بے دین ہو۔

مرحوم جماعت ماریشس کے مرکزی عہدہ داروں میں سے تھے۔ اور اب بھی سیکرٹری مال تھے۔ دور دراز ملکوں میں اس قسم کے خدا کے مخلص اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے لوگوں کو دیکھ کر ہمیشہ میرا ایمان تازہ ہوتا ہے کہ مصلح موعود کے متعلق جو یہ الفاظ تھے کہ وہ بہتوں کو روحانی بیماریوں سے صاف کرے گا۔ بڑی شان سے پورے ہوئے۔ ایک نہیں۔ دو نہیں۔ بلکہ ہزاروں اور لاکھوں روحانی مریض حضرت مصلح الموعود ایدہ الودود کے دست مبارک سے شفایاب ہوئے اور روحانی اعلیٰ مقامات تک بھی پہنچے (اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ بہت لمبے عرصہ تک جماعت کے سر پر قائم رکھے) بالآخر قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم احمد جواہر کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور خود ان کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم رضؓ کے حالات زندگی کی تدوین

احباب سے تعاون کی درخواست

(از مکرم ملک مبارک احمد خانصاحب ایمن آبادی)

پیشتر ازیں الفضل میں اعلان اور خطوط کے ذریعہ احباب کی خدمت میں گذارش کی جا چکی ہے کہ سلسلہ کے پرجوش خادم اور اسلام کے سرگرم مبلغ مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم کے ذکر خیر کی ترتیب کے لئے مرحوم کے کوائف و حالات تحریر کر کے ارسال فرمائے جائیں۔

اس درخواست پر بہت سے بزرگوں اور احباب نے مرحوم کے ذکر خیر میں شمولیت فرمائی ہے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب محترم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ گجرات۔ مکرم ثاقب صاحب زیروی اور جماعت اہلحدیث کے مشہور عالم دین مولانا ابویحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی رکن ادارہ ثقافت اسلامیہ وغیرہ بزرگوں اور احباب نے ارشاد نبویؐ اذکروا محاسن موتاکم اور اذکروا موتکم بالخیر کی تعمیل کا ثواب حاصل کیا ہے لیکن جن احباب نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی وہ اب اس اعلان کے بعد کسی اور یاددہانی کا انتظار نہ فرمائیں۔

بعض احباب نے "فرصت ملنے پر" لکھنے کے وعدے تحریر فرمائے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ "مصروفیتیں کبھی بھی ختم نہیں ہوا کرتیں"۔ اس کام کو بھی ان مصروفیتوں میں شامل فرما کر انجام دیا جا سکے گا اگر کام کی اہمیت پیش نظر ہو تو کوئی مصروفیت حائل نہیں ہو سکتی۔ نمونہ کے طور پر جن بزرگوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دوست غور فرمائیں کہ کیا یہ بزرگ اور احباب مصروف الاوقات نہیں؟ جو دوست لکھنا چاہتے ہیں مہربانی سے حسب ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد از جلد نگارش فرمائیں:

(۱) سوانح۔ اس کے لئے اعزّا و اقربا۔ اور طالب علمی کے زمانہ اور بعد کے رفقاء خصوصاً توجہ فرمائیں۔
(۲) غیرت دینی اور سلسلہ سے گہرا ربط۔
(۳) بلند اور اعلیٰ اخلاق۔
(۴) مناظرات کی تفصیل۔
(۵) تقریروں کے نکات۔
(۶) امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کی حیثیت سے آپ کے کارنامے
(۷) آپ کا پیدا کردہ لٹریچر کتابیں اور پمفلٹ (پمفلٹ جن احباب کے پاس ہوں ایک ایک نسخہ ارسال فرمائیں)
(۸) توکل علی اللہ اور شجاعت
(۹) سیاسیات میں درک اور قیام پاکستان میں خدمات۔
(۱۰) جماعتی وفود کے ساتھ نمائندگی کا رفقاء وفد تذکرہ فرمائیں۔
(۱۱) تحقیقاتی عدالت میں سلسلہ کی وکالت کے کوائف۔
(۱۲) ادیب اور شاعر کی حیثیت میں ذکر خیر
(۱۳) احباب اور رفقاء کے نام خطوط۔

ان سب امور کو متعلقہ احباب اپنی اپنی یادداشتوں کے مطابق تحریر فرما کر مندرجہ ذیل ایڈریس پر جلد ارسال فرمائیں۔

مبارک احمد خان
ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

دعائیہ فہرست

۲۹ رمضان المبارک

۲۹ رمضان سے پہلے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے خوش قسمت مجاہدین کے ناموں کی فہرست انشاء اللہ تعالیٰ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ کو دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ جملہ مجاہدین اس سعادت کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

"یوم مسیح موعودؑ" کی مبارک تقریب پر

احمدی جماعتوں کے کامیاب جلسے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارنامے

اور حضور کے احسانات و نشانات کا تذکرہ

پشاور

یوم مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں ۳۰ مارچ کو سوا دس بجے صبح مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں جماعت احمدیہ پشاور کا اجلاس منیع اللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مرزا آفتاب احمد صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بتلائی۔ بعد ازاں میاں عبد الرفیق صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کے اقتباسات کشتی نوح اور نزول المسیح سے پیش کئے۔ مولوی محمد طفیل صاحب منیر شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ موجودہ مادیت کے دور میں صرف اور صرف آپ ہی وہ وجود ہیں۔ جنہوں نے زندہ خدا۔ زندہ رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور زندہ قرآن دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آخری تقریر مولانا چراغ الدین صاحب فاضل کی بعنوان بانی سلسلہ احمدیہ کے معجزات اور نشانات پر تھی۔ آپ نے سلف صالحین اور لغت عرب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال کی روشنی میں معجزہ کی حقیقت اس کی غرض و غایت واضح کی اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقائے نامدار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ظلیت میں ہر نوع کے سینکڑوں معجزات عطا کئے۔ آپ کی تقریر بہت جامع اور مدلل تھی جو سوا گھنٹہ تک جاری رہی

تقاریر کے درمیان مرزا آفتاب احمد صاحب اور چوہدری محمود احمد صاحب بشیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو اور فارسی نظمیں پڑھیں۔ بالآخر سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے ہوئے پونے ایک بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(امیر جماعت احمدیہ پشاور)

ڈھاکہ

۳۰ مارچ کو انجمن احمدیہ ڈھاکہ میں پانچ بجے شام کو یوم مسیح موعودؑ کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم شیخ محمود الحسن صاحب پی اونشل امیر نے کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب سیکرٹری مال ڈھاکہ نے احادیث صحیحہ کی روشنی میں حضور کی صداقت اور بروقت آمد کے متعلق بنگلہ زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور ان کی حقیقت کے موضوع پر تقریر کی

بعدہٗ مکرم ڈپٹی خلیل الرحمن صاحب خادم نے اپنی تقریر میں بتایا کہ کس طرح حضور نے عیسائیوں کا مقابلہ کیا اور کسر صلیب کے فریضہ کو شاندار طور پر سر انجام دیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں اس دن کے پیش نظر اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کیا کہ وہ حضور علیہ السلام کے لائے ہوئے مشن کو دور دور تک پہنچائیں۔

اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور تمام دوستوں نے اکٹھے ہو کر روزہ افطار کیا اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی

محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ ڈھاکہ

چنیوٹ

مورخہ ۳۰ مارچ بوقت چار بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ چنیوٹ میں زیر صدارت مکرم شیخ محمد حسین صاحب سیکرٹری مال چنیوٹ جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبد الرشید صاحب نے کی اور اصغر علی خاں۔ وحید الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر محمد سعید اللہ خانصاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور پیشگوئیوں پر تقریر کی۔ پھر چوہدری جلال الدین احمد صاحب نے "زمانہ ایک عظیم اور عالمگیر مصلح کا تقاضا کرتا تھا" کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بزرگان سلف کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب اور مکرم شیخ نذیر محمد صاحب نے جماعت کی افطاری کے لئے کھجوروں اور مٹھائی وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا (عبد القیوم)

نوکوٹ سندھ

مورخہ ۳۰ مارچ کو بوقت ۵ بجے شام مسجد احمدیہ نوکوٹ میں جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" منعقد ہوا۔

آغاز جلسہ تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ — چوہدری غلام رسول صاحب سیٹھ عزیز احمد صاحب۔ مولوی سعید احمد صاحب۔ عبد الحمید صاحب سندھی ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے تقاریر کیں۔ دوست خاصی تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد میں دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا

غنی اللہ دتہ سیکرٹری تعلیم

لجنہ اماء اللہ کراچی

یوم مسیح موعود کے موقع پر ۳۰ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت حضور کے الہامات۔ پیشگوئیاں اور نشانات حضور کی آخری وصیت کے متعلق مضامین اور تقاریر کے علاوہ متعدد نظمیں پڑھی گئیں۔ موقع کی مناسبت سے وصیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

حبیب بیگم۔ دفتر لجنہ اماء اللہ
احمدیہ ہال۔ کراچی

بدوملہی

مورخہ ۳۰/۳/۵۸ کو یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب پر جلسہ ہوا۔ غیر احمدی احباب بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مدلل تقریر فرمائی۔

نور الدین پریذیڈنٹ۔ بدوملہی

محمد آباد اسٹیٹ

بروز اتوار ۳۰ مارچ محمد آباد اسٹیٹ کی جماعت احمدیہ نے جلسہ یوم مسیح موعود بعد نماز عصر مسجد کریم نگر فارم میں منایا۔ بعض غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء جو صدر جلسہ تھے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر دس نشان بیان فرمائے۔ بعد ازاں ماسٹر مولا بخش صاحب اور مکرم مولوی غلام حیدر خانصاحب پریذیڈنٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر وضاحت سے دلائل پیش کئے خدام الاحمدیہ احمد نگر نے افطاری کا انتظام کیا ہوا تھا۔

سیکرٹری تعلیم۔ اکونٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ

میرپور خاص

مورخہ ۳۰ مارچ بوقت ۵½ بجے شام زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی "یوم مسیح موعودؑ" کا جلسہ منعقد ہوا مولوی عبد الرحمن صاحب بھٹی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ نعمان صاحب قریشی نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب بی اے (آنرز) شاہد مربی سلسلہ ضلع تھرپارکر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضور کے سینہ میں ایک طرف اللہ تعالےٰ کی محبت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی و شفقت کا جذبہ بھرا ہوا تھا اور یہ چیز سوائے ماموروں کے کسی اور میں نہیں ملتی۔ آپ کے بعد مولوی شوکت حسین صاحب شاد نے "حضرت مسیح موعودؑ کی سابقہ انبیاء سے مشابہت اور حضور کا آنحضرتؐ سے عشق" کے موضوع پر تقریر کی۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

کماس ضلع لاہور

جماعت احمدیہ کماس کا جلسہ "یوم مسیح موعود" ہوا۔ صدر جلسہ سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض اور ان کے کارنامے سنائے۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ!

نور احمد مرتضیٰ سیکرٹری مال

خانیوال

مورخہ ۳۰/۳/۵۸ کو بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال کے زیر اہتمام یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جلسہ منعقد ہوا۔ خدام الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ کرایا گیا۔ خاکسار اور بابو فتح محمد صاحب۔ حکیم انوار حسین صاحب اور چوہدری محمد عبد اللہ صاحب نے تقاریر کیں اور ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلف صالحین کی پیشگوئیوں کے مطابق عین اپنے وقت پر آئے اور اسلام کی تجدید کا کام کیا۔

(شریف احمد)

سیالکوٹ چھاؤنی

مورخہ ۳۰ مارچ ۵۸ بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ ملک سعید احمد خانصاحب و مسٹر ایم۔ اے منیر خانصاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور حضورؑ کے کارنامے بیان کئے۔ جلسہ مخصوص دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

سرفراز علی سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام صبح ساڑھے سات بجے سے نو بجے تک مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ - لاہور میں مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے اس زمانہ کے حالات بیان فرمائے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے احباب سے بیعت لینا شروع فرمائی آپ نے بتایا کہ حکم ربانی کے ماتحت سب سے پہلے بیعت کا سلسلہ لدھیانہ سے شروع ہوا۔ آپ نے ان ۴۷ احباب کے نام بھی بتائے جنہیں پہلے روز بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی تقریر دلچسپی اور توجہ سے سنی گئی۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل عیسائیت اور آریہ مذہب ہندوستان پر چھائے چلے جا رہے تھے۔ اور اسلام پر غالب آ رہے تھے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور نے مخالفین کا منہ توڑ جواب دیا اور ہر مخالف کو اپنے مقابل پر بلایا جو مقابل پر آیا اللہ تعالےٰ نے اسے پاش پاش کر دیا اور اس طرح پر حضور کے وجود باجود سے اسلام کی عظمت دوبارہ دنیا میں قائم ہوئی۔

تیسری تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور نے کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق باللہ کو واضح طور پر بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ہر رنگ میں حضور کی تائید و نصرت فرمائی

چوتھی تقریر مکرم سید بہاول شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے مخالف کو بھی ان خدمات کا اعتراف کرنا پڑا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ اسلام پر اعتراض کرنے والے ہر مخالف کو حضور کے مقابلہ پر اللہ تعالےٰ نے ناکام کیا۔ جو حضور کے مامور من اللہ ہونے کی بین دلیل ہے۔ حضور کی تضرعات اور دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو حضور ہی کی اولاد میں سے مصلح موعود پیدا ہونے کی خوشخبری دی جو نہایت عظمت وشان کے ساتھ پوری ہوئی اور یہ فرزند حضور ہی کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالےٰ اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہا ہے۔ اور اس طرح پر دنیا جہان میں اسلام کا جھنڈا بلند ہو رہا ہے۔ بعد دعا جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

ملتان شہر

مورخہ ۳۰/۳/۵۸ پانچ بجے شام احمدیہ ہال حسین آگاہی ملتان میں زیر صدارت چودھری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت یوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم حافظ عبدالمالک صاحب نے کی۔ نظم مستری نذیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مولوی محمد دین صاحب مربی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کی تشریح کی۔ میاں محمد یوسف صاحب پشاوری نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی نظم پڑھی۔ پھر خاکسار نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں اپنے وجود سے تجربہ اور مشاہدہ کے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کو ثابت کیا ہے۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

محمد سعید سیکرٹری اصلاح وارشاد ملتان شہر)

مردان

مورخہ ۳۰/۳/۵۸ بروز اتوار بعد از نماز عصر مسجد احمدیہ بگٹ گنج میں جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی امیر جماعتہائے سرحد نے فرمائی

تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم عبدالحق صاحب نے نظم پڑھکر سنائی اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ والی تقریر پڑھ کر سنائی

اس کے بعد عبداللطیف صاحب بلوچ۔ رشید الدین صاحب اور منیر احمد خان نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے صداقت۔ تعلیم اور احسانات پر روشنی ڈالی۔ پھر حضرت قاضی صاحب محترم نے صدارتی تقریر فرمائی اس کے بعد دعا ہوئی اور اس طرح یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر محترم میاں محمد یوسف صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیہ دار المطالعہ کا افتتاح فرمایا۔ یہ دار المطالعہ مجلس خدام الاحمدیہ مردان کی کوششوں سے معرض وجود میں آیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے احباب کی افطاری کے لئے انتظام کیا ہوا تھا۔ چنانچہ سب احباب کرام کا روزہ افطار کرایا گیا۔

(خاکسار منیر احمد خان)

کھیوہ باجوہ

جماعت کھیوہ باجوہ کے زیر انتظام مورخہ ۳۰ مارچ بروز اتوار بوقت ۲ بجے دوپہر زیر صدارت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ حلقہ کھیوہ باجوہ جلسہ منعقد ہوا۔ جناب صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پڑھ کر سنائی۔ مکرم صوفی علی محمد صاحب نے سوانح حیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر آف کھیوہ والی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام" کے عنوان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوت ماموریت سے قبل اور بعد" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شاندار طریق سے اغیار کے حملوں کا جواب دیتے ہوئے مذاہب باطلہ کے مقابل اسلام کو سربلند کر کے دکھایا۔

جلسہ ہذا میں نہ صرف کھیوہ باجوہ کے ہی بکثرت زن و مرد شامل ہوئے بلکہ بعض ملحقہ دیہات سے بھی احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کی کارروائی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(حلیم احمد باجوہ سیکرٹری جلسہ ہذا)
(از کھیوہ باجوہ)

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے یوم مسیح موعود بڑی شان سے منایا۔ اس تقریب کی خوشی میں جامع مسجد احمدیہ (کبوتر انوالی) کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ پانچ بجے شام جلسہ منعقد ہوا جلسہ کے دوران میں مسجد کے بڑے دروازہ - اندر صحن کی دیواروں پر متعدد چارٹ آویزاں تھے۔ جو جلسہ کی غرض وغایت بتا رہے تھے۔ پھر غروب آفتاب کے بعد متعدد قسم کے بجلی کے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ یہ تمام انتظام مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہوا۔ ۹ بجے لجنہ نے اس سلسلہ میں جلسہ کیا۔ اور پھر ۵ بجے شام عام اجلاس منعقد ہوا۔

کارروائی جلسہ زیر صدارت مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خواجہ حاجی محمد یعقوب صاحب نے فرمائی۔ مکرمی ماسٹر محمد انور صاحب ٹیچر نے نظم سنائی۔

بابو قاسم الدین صاحب نے اپنی صدارتی تقریر سے جلسہ کا آغاز فرمایا۔ آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں جو بیعت کی ابتداء ہوئی۔ اس روز کی کارروائی (سیرت المہدی حصہ اول سے پیش کی آپ نے بتایا کہ ——— سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے تین چیزوں کو پیش کیا (۱) اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ (۲) اسلام کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) زندہ رسول ہے (۳) اسلام کی کتاب یعنی قرآن مجید زندہ کتاب ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور نے ان تینوں کو علی وجہ البصیرت دنیا کے سامنے پیش کیا۔

جناب سید امجد علی شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (زعیم انصار اللہ) نے "واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی اشاعت کی اور اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر دکھایا۔ اور آج خدا تعالےٰ کے فضل سے (باقی صفحہ پر)

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تصاویر قیام و رکوع و سجود تفصیل نماز جمعہ و عیدین۔ نکاح و استخارہ و جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ میں پہنچا دی جائے گی

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۲/۸۲ گوبیمار کراچی سے طلب فرمائیں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندرآباد

نارتھ ویسٹرن ریلوے ڈویژنل آفس ملتان

ٹینڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۴۱ر اپریل ۱۹۵۸ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک تازہ شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹینڈر اسی روز ہی سوا ایک بجے حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	زر ضمانت
۱۔(ا) آئی۔ او ڈبلیو ملتان سیکشن	مرمت اور تعمیری کام از یکم اپریل ۱۹۵۸ء تا ۳۱ر مارچ ۱۹۵۹ء	ایک ہزار روپیہ فی زون
(ب) " " " پاک پٹن سیکشن		
(ج) " " " خانیوال سیکشن		
(د) " " " جھنگ صدر سیکشن		
(ہ) اے آئی او ڈبلیو آئی / سی لودھراں سیکشن		
(و) آئی۔ او۔ ڈبلیو سمہ سٹہ سیکشن		
(ز) " " " خانپور سیکشن		
(ح) اے آئی او ڈبلیو آئی / سی گھوٹکی سیکشن		
(ط) اے۔ ای۔ این بہاولنگر سیکشن		
(ی) " " " بھکر سیکشن		
۲۔(ا) ڈویژنل انجینئر نمبر۱ این ڈبلیو آر ملتان سیکشن	گڈوں۔ گڑھوں اور تالابوں وغیرہ کی صفائی بدوران سال اپریل ۱۹۵۸ء تا مارچ ۱۹۵۹ء	۱۰۰ روپیہ
(ب) " " نمبر۲ " " "		۱۰۰ روپیہ
(ج) " " نمبر۳ " " "		۱۰۰ روپیہ

۳۔ بدوران سال ۵۹-۱۹۵۸ء مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر اینٹ درجہ دوم حسب نمونہ ریلوے کو سپلائی کرنا

(ا) ملتان	۲۰ لاکھ اینٹ	۱۰۰۰ روپیہ
(ب) منٹگمری	۱۳ " "	۱۰۰۰ روپیہ
(ج) رحیم یار خان	۸ " "	۸۰۰ روپیہ
(د) بہاولنگر	۶ " "	۶۰۰ روپیہ
(ہ) گھوٹکی	۴ " "	۵۰۰ روپیہ

۴۔ سال اپریل ۱۹۵۸ء تا مارچ ۱۹۵۹ء میں مندرجہ ذیل سیکشنوں میں عمارتی مواد ان بجھ چونا۔ روڑی۔ کنکر۔ سرخی۔ بھوسہ۔ عمدہ ریت۔ لپائی کے لئے مٹی۔ موسچ کے تنگڑ اور گوبر وغیرہ کی سپلائی۔

سیکشن	سٹیشن جس پر سپلائی مطلوب ہے	زر ضمانت
(ا) اے۔ ای۔ این۔ ملتان سیکشن	ملتان۔ پاک پتن	۳۰۰ روپیہ
(ب) " " " خانیوال سیکشن	خانیوال منٹگمری۔ شورکوٹ روڈ اور جھنگ صدر	۳۰۰ "
(ج) " " " خانپور سیکشن	خانپور اور گھوٹکی	۳۰۰ "
(د) " " " بہاولنگر سیکشن	بہاولنگر اور شیخ واہن	۳۰۰ "
(ہ) " " " بھکر سیکشن	مظفرگڑھ اور بھکر	۳۰۰ "

نوٹ:۔ ہر کام کے ہر ایک حصہ کے لئے نمبروار (ا۔ ب۔ ج وغیرہ) ٹینڈر علیحدہ علیحدہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں۔

مذکورہ بالا کاموں کے لئے ٹینڈر مطبوعہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں۔ جو میرے دفتر سے ڈویژن ہذا میں منظورشدہ ٹھیکیداروں کو ۴ر اپریل ۱۹۵۸ء کے گیارہ بجے قبل دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم اور غیر منظورشدہ ٹھیکیداروں کو چار روپے فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظورشدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں ان کے لئے واجب ہوگا کہ وہ اپنے ٹینڈروں کے ساتھ اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق کسی گزیٹڈ آفیسر کا سرٹیفکیٹ بھی پیش کریں ورنہ ان کے ٹینڈر نامنظور کر دیئے جائیں گے۔

مفصل شروط و ہدایات میرے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان

چاند کے قریبی مشاہدہ کیلئے عنقریب راکٹ چھوڑے جائیں گے

امریکی وزیر دفاع کا انکشاف

واشنگٹن ۷ر اپریل۔ امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر میکلرائے نے سینٹ کی خاص دفاعی سب کمیٹی میں بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ امریکی افواج بیرونی خلا کی تحقیقات کے امریکی پروگرام کے سلسلے میں چاند کی تحقیق کے لئے چار یا پانچ راکٹ چھوڑیں گی۔

انہوں نے بتایا کہ انہوں نے خلائی دریافت کے جو احکام جاری کئے ہیں۔ ان کے ذریعہ بہت قریب سے چاند کا مشاہدہ کیا جا سکے گا۔

مسٹر میکلرائے نے بتایا کہ اس پروگرام کی نگرانی امریکی محکمہ دفاع کا فوجی خلائی محکمہ کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خلائی تحقیق کے لئے صدر آئزن ہاور کانگرس کو تجویز پیش کر چکے ہیں قائم ہوتے ہی اس پروگرام کے غیر فوجی منصوبوں کو اپنی تحویل میں لے لے گا۔

مسٹر میکلرائے نے بتایا کہ چاند کی تحقیق کے لئے جن پراجیکٹوں کی اجازت دی جا چکی ہے ان میں متعدد ایسے راکٹ چھوڑنا شامل ہے جن میں انسان نہیں ہوں گے تاکہ چاند کے قرب و جوار میں خلائی تحقیق کی جا سکے۔

امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ محکمہ دفاع انسان بردار خلائی پرواز کی تیاری کے لئے لازمی ابتدائی اقدامات بھی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اس ضمن میں فوری کامیابی کی توقع نہیں تاہم مستقبل قریب میں اس کی کامیابی یقینی ہے۔

میزائل اٹلس کا تجربہ کامیاب رہا

کیپ کارنیول ۷ر اپریل۔ امریکی فضائیہ نے کل اپنی سب سے طاقتور میزائل اٹلس کو کیپ کارنیول کے تجرباتی مرکز سے چھوڑا۔ تجربہ کامیاب رہا۔

یہ میزائل اس راکٹ سے نوگنا زیادہ طاقتور ہے جس نے روس کے مصنوعی سیارے "دینگارڈ" کو خلا میں بھیجا تھا۔ یہ میزائل پانچ ہزار میل دور تک مار کر سکتی ہے۔ اور ماہرین کا خیال ہے کہ اس میں اتنی طاقت موجود ہے اسے چاند یا وینس تک بھیجا جا سکتا ہے۔

بھارتیوں کو حقوق شہریت دینے کی مخالفت

کولمبو ۷ر اپریل۔ لنکا کے عوامی سوشلسٹ فرنٹ نے بھارتی شہریوں کو لنکا کے حقوق شہریت دینے کی مخالفت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ لنکا میں مقیم تمام بھارتیوں کو ان کے وطن واپس کر دیا جائے۔

یوم مسیح موعودؑ سیالکوٹ شہر

(بقیہ صفحہ ۷)

آپ کی جماعت کے طفیل دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام کا نام پہنچا۔ دوسرے باوجود تعداد کے بہت زیادہ ہونے کے یہ کام نہیں کر سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو وہ یقین اور ایمان حاصل نہ تھا جو یقین اور ایمان احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کیا۔

چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات اسلام غیروں کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد حضور علیہ السلام کی وفات پر ملک کے متعدد نامور اخبارات اور اہل علم اشخاص کے شاندار تاثرات کا ذکر کیا۔

خان محمد نواز خانصاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقت قلب کے ساتھ دعائیں کیں اور پھر تقریر فرمائی۔ محترم خانصاحب کی تقریر نہایت پُر جوش اور رقت آمیز تھی۔ آپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق کی وجہ سے خاص کیفیت طاری تھی۔ بعد ازاں مکرم قریشی مطیع اللہ صاحب اور ماسٹر محمد انور صاحب نے نظمیں سنائیں۔

یہ بابرکت تقریب دعاؤں کے ساتھ ختم ہوئی۔ بعد ازاں احباب کی افطاری کرائی گئی اور اس کا انتظام مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار نے کیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ میں بہت زیادہ رونق تھی۔ بعض ارد گرد کے مقامات سے بھی احباب تشریف لائے تھے اور مسجد کا وسیع صحن حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔

ارشد علی ایڈووکیٹ سیالکوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴